accountabilitylab PAKISTAN

CIVIC ACTION TEAMS

پاکستان کورونا وائرس سِو ایکٹس کیمپین

اپریل 2022 - بُلیٹن نمبر 8

اس ہفتے کے بلیٹن میں جانیے

01 کورونا وائرس کے متعلق حقائق

02 کورونا وائرس اپڈیٹس

03 کورونا وائرس سے متعلق معلومات

04 فیلڈ انٹرویو

اکاؤنٹیبلیٹی لیب پاکستان میں کرونا وائرس کے مسلسل پھیلاؤ کے تناظرمیں سِو ایکٹس مہم کے تحت کورونا وائرس کے بارے میں جھوٹی خبروں، افواہوں اور غلط معلومات کی روک تھام کے لیے ضلعی حکومتوں اور کمیونٹی ورکرز (رضا کاروں کا نیٹ ورک) کے ساتھ کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن کی معاونت سے سِو ایکٹس مہم میں حقائق کی تصدیق اور کرونا وائرس کے اعدادوشمار کے متعلق آگاہی فراہم کی جاتی ہے ۔ ان ہفتہ وار بُلیٹنز اور سوشل میڈیا کے ذریعے مستند معلومات کی فراہمی اور عوامی رد عمل بھی مرتب کیا جاتاہے۔ شہریوں میں کرونا وائرس سے بچاؤ کی آگاہی پیدا کرنے کے لیے ان بُلیٹنز کا پانچ زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے؛ انگریزی، اردو، پشتو (آڈیو) ، پنجابی (آڈیو) اور سندھی۔ یہ بلیٹنز آن لائن اور آف لائن ذرائع سے عوام ، سرکاری محکموں، ترقیاتی اداروں ، سماجی اداروں اور انسانی ہمدردی کے نیٹ ورکس کے ساتھ شیئر کیے جاتے ہیں۔

اس مہم میں کرونا وائرس سے متعلق حکومتی فیصلوں، ویکسینیشن مہمات، کمیونٹی کے ردعمل اور تحفظات کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ مہم کا مقصد خواتین، نوجوانوں، نسلی اور مذہبی اقلیتوں، خواجہ سراؤں اور معذور افراد سمیت معاشرے کے سب سے زیادہ کمزور طبقات میں آگاہی کا فروغ ہے۔ مہم کے موجودہ مرحلے میں، اکاؤنٹیبلیٹی لیب نے مقامی خواتین کمیونٹی لیڈروں کو بھی شامل کیا ہے اور ان کی تربیت اور فعال کردار کے ذریعے ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا جارہا ہے تاکہ کرونا وائرس کے متعلق پھیل رہی جھوٹی خبروں اور غلط معلومات کا مقابلہ کیا جا سکے اور کرونا وائرس اور صنفی مسائل سے متعلق حقائق کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔

کورونا وائرس

کے متعلق حقائق

الکحل جیل سے کرونا وائرس ختم نہیں ہوتا۔

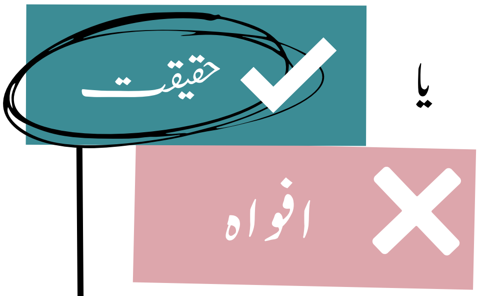

کووڈ-19 بیماری کے آغاز سے ہی متعلقہ صحت کے حکام، جیسا کہ سی ڈی سی، کی طرف سے دیگر تجویز کی گئی سفارشات میں سے ایک یہ ہے کہ جراثیم / بیکٹریا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے بار بار صابن اور پانی سے ہاتھ دھوئیں۔ تاہم جیسے جیسے کرونا وائرس سے متعلق تحقیقات میں پیش رفت ہوئی ہے بیکٹریا کے خلاف اینٹی ڈیٹرجنٹ کے طور پر الکحل جیل کی افادیت سامنے آئی ہے۔اب تو یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ اگر آپ کی پانی اور صابن تک رسائی نہیں ہے تو الکحل پر مبنی سینیٹائزر کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔اگرچہ وائرس کے خلاف الکحل جیل کے اثرات قابل بحث ہیں لیکن اکثریت کا اس پر اتفاق ہے کہ الکحل جیل کی افادیت کا انحصار وائرس کی اس قسم پر ہوتا ہے جس کو نشانہ بنانا مقصود ہو۔ شواہد بتاتے ہیں کہ الکحل جیل نورو وائرس کے خلاف موئثر نہیں ہے تاہم کرونا وائرس، جکی لفافے جیسی ساخت ہوتی ہے، کو جیل اپنا نشانہ بنا سکتا ہے۔ شواہد کی بنیاد پر ہر ایک کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ وائرس سے محفوظ رہنے کے لئے خاص طور پر گھروں کی اندر کی سطحوں کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے الکحل پر مبنی سینیٹائزر کا استعمال کریں۔

ذرائع: وائرڈ

کورونا وائرس (کووڈ۔19) سے محفوظ رہنے کے لیے درجِ ذیل حفاظتی اقدامات کرنے چاہییں

اپنے چہرے، آنکھوں اور ناک کو غیر ضروری طور پر نہ چھوئیں کیونکہ اس سے وائرس منتقلی کا خدشہ بڑھتا ہے

+

کووڈ۔19 کی ویکسین لگوانے کے لیے خود کو جلد از جلد رجسٹرڈ کروائیں اور ویکسین لگوانے سے پہلے اور بعد کی ہدایات پر عمل کریں

+

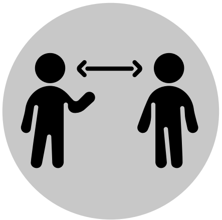

گھر سے باہر دوسروں سے 3 فٹ کا جسمانی فاصلہ رکھیں

+

دو یا دو سے زیادہ تہوں والا دھونے اور سانس لینے کے قابل کپڑے کا ماسک استعمال کریں، یہ اطراف سے کھلا ہوا نہیں ہونا چاہیے

گھر سے باہر غیر ضروری سماجی روابط اور رش والی جگہوں پر جانے سے گریز کریں

+

اگر آپ بیمار ہو جائیں تو گھر پر رہیں اور اپنے طبی ماہر سے رابطہ کریں

+

خود کو اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں

(ذریعہ۔ عالمی ادارہ صحت، ہاورڈ ہیلتھ پبلشنگ، سی ڈی سی)

CIVIC ACTION TEAMS

کووڈ-19 سے گھر پر رہ کر صحتیابی کے نو اقدامات

کووڈ-19 کے کیسز میں اضافے کے باعث کئی ممالک کی وزارت صحت نے ان لوگوں کو جنہیں ہلکی علامات ظاہر ہوئی ہیں یا پھر کوئی علامات نہیں ہیں کو گھر پر صحتیابی کے لئے اقدامات اٹھانے کی سفارش کی ہے۔ اس فیصلے کا مقصد ان لوگوں کے لئے ہسپتالوں کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے جنہیں ان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ گھر میں رہ کر صحتیابی کےاقدامات اٹھانے والے لوگوں کی امداد اور رہنمائی کے لئے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیوایچ او) نے نو اقدامات اٹھانے کی فہرست مرتب کی ہے تاکہ ان کے اس اقدام کو کامیاب کروایا جا سکے۔

ان اقدامات میں درجہ ذیل شامل ہیں۔

- مقامی ہیلتھ اتھارٹی میں اپنے آپ کو رجسٹر کرائیں تاکہ وہ آپ کی صحتیابی میں مدد کر سکیں۔ مثال کے طور اسلام آباد میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ ایک بڑا مقامی ہسپتال ہے جہاں پر ان کی ویب سائٹ اور دیئے گئے نمبروں پر طبی امداد کے لئے رابط کیا جا سکتا ہے۔
- فیصلہ کریں کہ آیا آپ گھر رہنا چاہتے ہیں یا تفویض کردہ سہولت سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ گھر پر رہ کر صحتیاب ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو دو مکمل طور پر ویکسین شدہ لوگوں کی مدد حاصل ہو۔
- گھر کے اندر علیحدہ رہیں، سماجی فاصلہ برقرار رکھیں جیسا کہ علیحدہ بستر پر سونا۔
- گھروں میں کمروں اور دیگر جگہوں کو ہوادار بنائیں۔
- ماسک کا استعال کریں اور صحتیابی کے عرصے کے دوران حفظان صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھیں۔
- انفیکشن سے متعلق تمام علامات پر نظر رکھیں اور ان کے مطابق علاجاری رکھیں۔
- شدید علامات کو پہچانیں اور جلد طبعی مدد طلب کریں۔ شدید علامات میں تیز بخار یا سینے کا درد وغیرہ شامل ہیں۔
- مزید معلومات اور مدد حاصل کرنے کے لئے پاکستان کی طرف سے فراہم کردہ ہاٹ لائن 1166 پر رابطہ کریں۔

ذرائع: ڈبلیوایچ او

کووڈ-19 کے ماخذ کو جاننے کے لئے نا ختم ہونے والی جستجو

اگرچہ کرونا وائرس کو اب یہ تیسرا سال ہے لیکن سائنسدان ابھی بھی ناول کرونا وائرس کے ماخذ کی تصدیق کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

ابتدا میں اگرچہ 2004 اور 2012 میں وبائی امراض کا سبب بننے والے کروناوائرس مادوں کا ماخذ جانور ثابت ہوئے تھے لیکن ناول کرونا وائرس کی ابتداء تو کچھ زیادہ ہی پراسرار رہی ہے۔

اس چلینج سے نمٹنے کے لئے کئی بین الاقوامی کانفرنسز ہوئیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ گزشتہ ستمبر میں لانسیٹ کووڈ کمیشن کی جانب سے کروناوائرس کی ابتداء کا پتہ لگانے کے لئے ایک ٹاسک فورس بنائی گئی، لیکن مفادات کے ٹکراؤ کی وجہ سے 14 ماہ بعد اس کو ختم کردیا گیا۔ بلکل اسی طرح ڈبلیو ایچ او کی چین کیساتھ تحقیقات بھی تنازعات کی وجہ سے ترک کر دی گئیں۔

تو لہذہ اس حوالے سے ہمارے پاس بات کرنے کے لئے چند قیاس آرائیاں ہی ہیں کہ یہ وائرس کہاں سے آیا ہو گا۔ اس حوالے سے پہلا مفروضہ یہ ہے کہ اس وبائی مرض کا قدرتی راستہ زونو ٹکیعنی حیوان آور تھا۔ یہ چمگادڑوں سے جانوروں میں اور پھر جانوروں سے انانوں میں منتقل ہوا۔ دوسرا مفروضہ یہ ہے کہ اس وائرس کی ابتداء چین کی ایک لیبارٹری سے ہوئی۔ ا

س طرح کی قیاس آرائیوں نے چند سوالات پیدا کئے ہیں کہ یہ وائرس ہماری آبادی کو متاثر کرنے کیوں آیا، یہ وبائی مرض میں کیسے تبدیل ہوا اور اس کا مستقبل کیسا ہوگا۔ اس وائرس کے ہر ماخذ کے بارے میں ایک مختلف کہانی بنتی ہے۔ لیکن چونکہ اس کے حقیقی ماخذ کے بارے میں ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی اس لئے تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اس طرح کی وبائی امراض سے دنیا کو لاحق سنگین خطرات سے مستقبل میں بچنے کے لئے مکمل تیاری کی جانی چاہیے۔

ذرائع: الجزیرہ

CIVIC ACTION TEAMS

فیلڈ انٹرویو

اس بلیٹن میں ہم نے کیٹرینا خان کا انٹرویو کیا جو کہ خواجہ سراؤں کی ٹریننگ کی لئے قائم ویلفئیر آرگنائزیشن، ری ہیبلیٹیشن ایجوکیشن اسکلز ڈویلپمنٹ (آر ای ایس ڈی) کی صدر ہیں۔
انٹرویو میں ہم نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ کیسے پاکستان میں کووڈ-19 کے تناظر میں خواجہ سرا کمیونٹی نظرانداز ہو رہی ہے۔ یہ ویلفئیر آرگنائزیشن خواجہ سرا کمیونٹی کے لئے بہترین کام کر رہی ہے۔ یہ چند اہم ترین تنظیموں میں سے ایک ہے جس نے خواجہ سرا کمیونٹی کے حقوق کے لئے، ان کے مسائل حل کرنے کے لئے اور انہیں کرونا وائرس سے بچنے کے لئے آگاہی فراہم کرنے پر کام کیا ہے۔

آپ ذیل میں اس انٹرویو کے مندرجات پڑھ سکتے ہیں۔

پاکستان میں خواجہ سرا کمیونٹی کو کرونا وائرس سے پہلے ہی امتیازی سلوک جیسے مسائل کا سامنا تھا تو اس طرح کرونا وائرس نے آپ کی کمیونٹی کے مسائل میں اور اضافہ کر دیا ہو گا، آپ برائے مہربانی کروناوائرس سے پہلے اور متاثر ہونے کے بعد کے اپنی کمیونٹی کے لوگوں کے چند تجربات بتا سکتی ہیں؟

ایک پسماندہ کمیونٹی کے طور پر ہمیں پہلے ہی بہت سے مسائل کا سامنا تھا لیکن کرونا وائرس نے ہمارے مسائل میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ملک میں نافذ لاک ڈاؤن کی وجہ سے اجتماعات اور تقاریب پر حکومت کیطرف سے پابندی لگ گئی جو ہماری آمدنی کا ذریعہ تھیں اور پھر اس طرح ہم اپنے ڈیروں تک محدود ہو گئے۔
کرونا وائرس کی پہلی اور دوسری لہر بہت خطرناک تھی اس لیے ہمیں اپنی کمیونٹی کی حفاظت کے لئے اقدامات اٹھانے پڑے۔ حکومت نے ہماری کمیونٹی کی آگاہی کے لئے کوئی سہولت فراہم نہیں کی۔ ہم نے سوشل میڈیا کے ذریعے کرونا وائرس سے متعلق حفاظتی تدابیر اور بچاؤ کے طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ان کو اپنی کمیونٹی تک منتقل کیا۔

کیا خواجہ سرا کمیونٹی میں بھی ایسے افراد تھے جو ویکسین نہیں لگوانا چاہتے تھے، اگر ایسا ہی ہے تو اس کے پیچھے کیا وجوہات ہیں؟

معاشرے میں پھیلنے والی مختلف افواہوں کی وجہ سے خواجہ سرا کمیونٹی میں بھی ویکسین لگوانے میں ہچکچاہٹ پائی گئی۔ جیسا کہ چند افواہوں میں کہا گیا کہ کووڈ-19 کی ویکسین لگوانے والے دو سال کے اندر مر جائیں گے۔ ویکسین کی افادیت کو اور ویکسین لگوانے میں تاخیر کے نتائج کو سمجھتے ہوئے میں نے اپنی آرگنائزیشن کیساتھ ملکر اس طرح کی کووڈ-19 سے متعلق افواہوں، اندازوں اور غلط معلومات کو کاونٹر کرنے کے لئے اپنی کمیونٹی میں آگاہی پیدا کرنے پر کام کیا، اسی طرح اپنی کمیونٹی کے لوگوں کے شناختی کارڈز بنوانے پر اور ویکسی نیشن کے عمل پر عملدرآمد کروانے کے لئے کام کیا۔

کورونا وائرس

معلومات

CIVIC ACTION TEAMS

کرونا وائرس جیسی عالمی وباء کے دوران خواجہ سرا کمیونٹی کے لئے صحت سے متعلق کونسے مسائل درپیش تھے؟

اس حوالے سے ہمیں بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ ویکسین کی دستیابی سے پہلے ہماری کمیونٹی کے افراد کو ہسپتالوں کے اندر تک جانے کی اجازت نہیں تھی۔ ہماری کمیونٹی کے وہ افراد جو کرونا وائرس کا شکار ہوئے تھے ان کو اس بنیاد پر واپس بھیج دیا جاتا تھا کہ ان کا داخلہ مردوں یا خواتین کے وارڈ میں نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ ہماری کمیونٹی کے ان افراد تک بھی توجہ نہیں دی گئی جو کرونا وائرس کی سنگین علامات کا شکار تھے۔ پھر ہمیں اپنی کمیونٹی کے افراد کا خیال رکھنے کے لئے حکومت کی طرف سے تجویز کردہ کووڈ-19 کے لئے ایس او پیز پر خود عمل کرنا پڑا۔ ایک اور مسئلہ جس کا ہمیں سامنا کرنا پڑا وہ یہ تھا کہ ویکسی نیشن کے لئے شناختی کارڈز ضروری تھے اور ہمارے پاس شناختی کارڈز نہ ہونے کی وجہ سے ویکسین نہیں لگائی گئی جس کی وجہ سے ہماری کمیونٹی کا بڑا طبقہ ویکسین سے محروم رہا۔
مزید برآں جن کے پاس شناختی کارڈز تھے انہیں بھی ویکسی نیشن مراکز میں ویکسی نیشن کے لئے صرف مردوں اور خواتین کے لئے جگہیں مختص ہونے کی وجہ سے مسائل درپیش رہے۔

کیا آپ کے علم میں خیبر پختونخواہ حکومت کی طرف سے خواجہ سرا کمیونٹی اور معاشرے کے دیگر پسماندہ طبقات کے لئے کوئی خاص سپورٹ کا نظام شروع کیا گیا؟

خواجہ سرا کمیونتی سمیت معاشرے کے کسی پسماندہ طبقے کے لئے کے پی حکومت کی طرف سے کوئی خاص سپورٹ کا نظام شروع نہیں کیا جا سکا۔ جب ہمیں سب سے زیادہ ان کی ضرورت تھی تو انہوں نے کوئی مدد فراہم نہیں کی اور نہ ہی ہمارے ڈیروں کا کوئی دورہ کرنے آیا۔ ہم نے اپنی مدد آپ کے تحت اپنی کمیونٹی کے لوگوں کی مدد کی۔ البتہ پرائیویٹ سیکٹر کی طرف سے مجھ سے کرونا وائرس سے متعلق آگاہی دینے کے لئے رابطہ کیا گیا اور پھر میں نے وہاں سے کرونا وائرس سے متعلق انتہائی اہم معلومات حاصل کرنے کے بعد اپنی برادری کو منتقل کیں۔

کیا آپ اس طرح کی ہنگامی صورتحال سے مستقبل میں نمٹنے کے لئے خواجہ سرا کمیونٹی کے حوالے سے حکومت کو کچھ تجاویز دینا چاہیں گی؟

خواجہ سرا کمیونٹی کے ایک رکن کی حثیت سے میں چاہتی ہوں کہ حکومت مستقبل میں کسی بھی عالمی وباء کی وجہ سے پیدا ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ترتیب دیئے گیے معاشرتی منصوبوں کا ہمیں بھی حصہ بنائے۔ حکومت کی طرف سے اپنے شہریوں کے لئے شروع کی گئی کسی بھی امداد اور رہنمائی سے ہماری کمیونٹی ہمیشہ سے نظرانداز ہوتی آئی ہے۔ کے پی کے میں خواجہ سرا کمیونٹی کو سپورٹ کرنے کی غرض سے ان کی شناخت کرنے کے لئے حکومت اور ریڈ فاؤنڈیشن کے اشتراک سے ایک سروے منعقد کیا گیا جس سے پتہ چلا کہ کے پی کے میں قومی شناختی کارڈ کے حامل خواجہ سراؤں کی تعداد 20000 سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں ایک بڑی تعداد شناختی کارڈز نہ ہونے کی وجہ سے نظر انداز ہو گئی ہے۔ اسی سروے کے نتیجے میں لاک ڈاؤن کا شکار ہماری کمیونٹی کے افراد کو ریلیف دینے کے لئے مختلف راشن کے پیکیجز تقسیم کیے گئے۔ میں سمجھتی ہوں حکومت کو آگے آنا چاہیے اور خواجہ سرا برادری کی رجسٹریشن مکمل کروانی چاہیے تاکہ اس برادری کے تمام افراد بھی ویکسین لگوا کر اپنے آپ کو محفوظ بنا سکیں۔

اس کے علاوہ حکومت ہماری کمیونٹی کے لئے الگ سے ویکسی نیشن سنٹرز قائم کرکے ہماری مدد کر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک علیحدہ کیش سپورٹ پروگرام شروع کیا جا سکتا ہے تاکہ اس طرح کے مشکل وقت میں بلخصوص ہماری کمیونٹی کے پسماندہ لوگ اپنی زندگی کی بنیادی ضرویات کو پورا کر سکیں۔ جامع صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے جس سے نہ صرف خواجہ سرا بلکہ معاشرے کے دیگر پسماندہ افراد بھی مستفید ہو سکیں۔

کیا آپ اپنی برادری کے افراد کے لئے کروناوائرس سے بہتر طور پر نمٹنے کے حوالے سے کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

میں اپنی کمیونٹی سے یہ درخواست کرنا چاہوں گی کہ حکومت کی طرف سے جاری کئے گئے ایس او پیز کو غور سے سنیں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں کیونکہ یہ ہمارے اپنے فائدے کے لئے ہیں۔ برائے مہربانی جلد سے جلد ویکسین لگوائیں۔ ماسک لازمی پہنیں اور سماجی فاصلے کو بھی یقینی بنائیں اور اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ اپنی زندگی سے پیار کریں کیونکہ یہ صرف ایک بار ملتی ہے۔

میں اپنا ٹیسٹ کہاں سے کروا سکتا / سکتی ہوں؟

اسلام آباد	قومی ادارہ صحت پارک روڈ ، چک شہزاد ، اسلام آباد
کراچی	آغا خان یونیورسٹی ہسپتال ، اسٹیڈیم روڈ ، کراچی ، سندھ
حیدرآباد	لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز (LUMHS) ، لبرٹی مارکیٹ چکر ، لیاقت یونیورسٹی اسپتال کے قریب ، حیدرآباد ، سندھ
خیرپور	گمبٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ، گمبٹ ، خیرپور ، سندھ
پشاور	حیات آباد میڈیکل کمپلیکس ، فیز 4 فیز 4 حیات آباد ، پشاور ، کے پی
مردان	چغتائی لیب ، مردان پوائنٹ ، شمسی روڈ ، مردان ، کے پی
ھری پور	ایکسل لیبز ، ٹی ایم اے پلازہ شاپ نمبر 6 ، گرلز ڈگری کالج سرکلر روڈ ہری پور کے قریب ، کے پی
لاھور	شوکت خانم میموریل ہسپتال ، 7 اے بلاک آر۔ 3 ایم اے جوہر ٹاؤن ، لاہور ، پنجاب
ملتان	نشتر ہسپتال ، نشتر روڈ ، جسٹس حامد کالونی ، ملتان ، پنجاب
راولپنڈی	آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف پیتھالوجی ، ریخ روڈ ، سی ایم ایچ کمپلیکس ، راولپنڈی ، پنجاب
کوئٹہ	فاطمہ جناح اسپتال بھادر آباد ، وحدت کالونی ، کوئٹہ
مظفر آباد	عباس انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (اے آئی ایم ایس) ، امبور ، مظفرآباد ، آزاد کشمیر
گِلگِت	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ، اسپتال روڈ ، گلگت ، جی بی

مزید شہروں کے لئے دیکھیں
COVID-19 Health Advisory Platform

accountabilitylab PAKISTAN

CIVIC ACTION TEAMS